ڈاکٹر ثمرینا لیاقت
استاد شعبہ اردو، جامعہ اردو برائے آرٹس، سائنس اور ٹیکنالاجی، عبدل کیمپس، کراچی۔
ڈاکٹر نادیہ
استاد شعبہ اردو، جامعہ اردو برائے آرٹس، سائنس اور ٹیکنالاجی، عبدل کیمپس، کراچی۔
شرمین نعیم (لیکچرر)
استاد شعبہ اردو، جامعہ اردو برائے آرٹس، سائنس اور ٹیکنالاجی، عبدل کیمپس، کراچی۔

لسانیات کے تاریخی تناظر میں لسانی خاندانوں کا تحقیقی جائزہ

Dr. Samreena Liaquat
Assistant Prof. Department of the Urdu Federal University of Arts, Science & Technology, Abdul Haq Campus, Karachi.
Dr. Nadia
Assistant Prof. Department of the Urdu Federal University of Arts, Science & Technology, Abdul Haq Campus, Karachi.
Mrs. Sharmeen Naeem
Lecturer Urdu Federal University of Arts, Science & Technology, Abdul Haq Campus, Karachi.

Analytical Research of Linguistic History & Families of Languages

What is language? Language is the way to express the feeling by words but not only by words we express our feeling it’s also can be expressed by us through our behavior, our writing our hand symbol, but in language or lisaniat subject language is the way to express our feeling in the word. When language starts and what was the first language no one knows but it is thinking of researchers it started million years ago and started from names. Before 1772 it was a concept that language is the gift of religion. But harder cleared it language are created by human beings because of its mistakes. If it would be created by God it would not have mistakes. After 1786 Dr. William Jon's considered 3 groups of languages Yonani, Latin, Sanskrit. And he proved this group of languages is made by another one. Yask book Narkati was the first book on Sanskrit grammar and

then Ptyan Jali researcher wrote Ashat Adhyaae book on Sanskrit grammar. Before 5 thousand years ago a group from Shaan then the mountain came out and spread all over the world it calls Indo-European group it started many other languages after thousands of years it reached Iran. And started many languages group it called Indo-Iranian group. And it made also a group there and many languages were started by this group with drawer languages the drawer languages already were there before them.

Indo European has three groups:-

1. Old Indian Doaryan
2. Nia- Modleindo Aryan
3. Nia new indo Aryan

Indo European has also its family in which 7 languages including:-

1. Germanic
2. Italic
3. Celtic
4. Ballot Slavic
5. Hellenic
6. Armenian
7. Albania.

Keywords: *Languages Aryan, Hind European, Iranian, Latin, Sanskrit, Family of Aryan, spread.*

زبان نسانی خیالات کی ترسیل کا اہم زریعہ ہے۔واحد زریعہ ہم اس لیے نہیں کہہ سکتے کہ انسان اپنے خیالات اور سوچ کی وضاحت صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ اپنے چہرے کے تاثرات کیفیت اشارے کنایے مصوری اور تحریری طور پر بھی کرتا ہے۔لیکن جہاں تک لسانیات میں زبان کی تعریف کی جاتی ہے زبان ایک ایسا الٰہ کار ہے جو انسان کے خیالات کو لفظی صورت میں دوسروں تک پہنچاتا ہے۔

دنیا کی پہلی زبان کون سی تھی بتانا فل حال ماہر لسانیات کیلیے بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ ابھی تک ماہر لسانیت کی تحقیق اس درجہ تک نہیں پہنچی ہے کہ دنیا کی پہلی زبان کا پتہ لگا سکیں ۱۷۷۲ سے پہلے جب ہرڈر کی لسانی تاریخی تحقیق نہیں ہوئی تھی تمام مکتبہ فکر زبان کی اولین صورت اپنے اپنے مذاہب کے دامن میں ڈھونٹے تھے۔

بہت سے مکتب فکر اس بات پر متفق ہیں کہ انسان نے پہلے پہل جب دنیا پر اپنا پہلا قدم رکھا تو اشاروں اور تاثرات سے بولنے کا آغاز کیا ہو گا۔ اور پہلے بجائے جملوں کے مختلف اشیاء کے نام رکھے گئے ہونگے۔ پھر جب

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

مختلف گروہوں مختلف جگہوں پر دنیا شروع ہوئی تو مختلف زبانیں وجود میں آئیں۔ انسان کے منہ سے نکلنے والی آآوازیں جو وہ محنت کرتے وقت، دکھ میں خوشی میں نکالتا ہے لفظ کو ایجاد کرنے کی وجہ بنیں۔

اسی طرح ایک یہ بھی تصور ہے کہ جانوروں کی آآوازوں سے بھی انسانوں نے بولنا سیکھا۔ اور اشیاء کے نام بھی ہونے والے کام یا سننے والی آوازوں پر رکھے گئے۔ ڈنگ ڈونگ تھیوری یو ہے ہو تھیوری اور بہت سی تھیوریاں بہت سے خیالات لفظوں کے ایجاد کے بارے میں لکھے گئے۔

اس صورت میں دو گروہوں انالوگسٹ اور انالمسٹ کے بھی نام ملتے ہیں ایک گروہ کا کہنا تھا کہ انسانوں نے جو لفظ ایجاد کیے ہیں وہ بے ضابطگی میں ایجاد ہوئے ہیں ان کے کوئی خاص معنی اور مطلب نہیں جبکہ دوسرا گروہ سے کہتا ہے کہ لفظ کا نہ صرف اس کے معنوں سے گہرا تعلق ہے جبکہ جو بھی کام ہوتا ہوا انسان نے دیکھا اس کی ہو بہو تصویر اپنے ذہن میں بنائی اور لفظ ایجاد ہوئے اس کی بڑی مثال انگریزی لفظ کٹ ہے۔

جس کے معنی کاٹنے کے ہیں جس طرح کلہاڑے کو پیچھے لا کر تیزی سے تنے پر مارا جاتا ہے اسی طرح نیچے والے جبڑے کو انسان اوپر والے دانتوں کی طرف تیزی سے لاتا ہے تو نہ صرف آواز آتی ہے بلکہ لفظ بھی ایجاد ہوتا ہے اسی طرح ایک لفظ ہے جام جس کے معنی ہیں رک جانا۔ اسے جب اپنے منہ سے بولا جاتا ہے تو زبان اندر نا صرف اکڑائی جاتی ہے بلکہ دونوں ہونٹ کا بند ہونا بھی جام ہونا تھم جانا دکھتا ہے، اور ایک لفظ" quiet "ہے جس کا مطلب ہے خاموش اسے بولنے کیلیے زبان کو اسی طرح اوپر کی طرف کیا جاتا ہے منہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ quiet کوئٹ بول کر زبان جب تک سیدھی نہیں کی جاتی ہے کسی اور لفظ کا بولنا ناممکن ہے اسی طرح پھول کو دیکھ لیجیے جس کا تعلق خوشبو سے ہے۔ ہتھیلی کو قریب لا کر اگر پھول بولا جائے تو منہ سے ایک جھونکا ہتھیلی پر محسوس ہوگا جو خوشبو کی طرف اشارہ کرتا ہے اور زبان کی ساخت بھی اندر پھول کی طرح گول شکل بنائے گی۔ ایک اور لفظ درخت کو لے لیجئے جب آپ درخت کو بولیں گے تو لہر کی طرح زبان حرکت کرے گی اور لہرا کر تنے کی طرح سیدھی ہوگی۔ گویا جب لفظ درخت ایجاد کیا ہوگا تو درخت ہوا سے ہل رہا ہوگا۔ الغرض ایسے بہت سے الفاظ ہیں جو اپنی ایجاد میں ہی اپنے معنی رکھتے ہیں اور ایسے بہت سے الفاظ ہیں جو اپنی شکل ہی اپنیصوتی و بناوٹ میں رکھتے ہیں جب ہی افلاطون ہو یا ارسطو، روسو ان تمام مکتبہ فکر نے لفظوں کی دریافت کے لیے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے اور یہ سوال چھوڑے ہیں کہ پتا لگایا جائے کہ لفظ کا ان کے مفہوم سے کیا تعلق ہے۔ لسانیات ایسا ہی ایک علم ہے جو نہ صرف زبان کے بارے میں پورا علم دیتا ہے بلکہ وہ کب پیدا ہوئیں، کب تبدیل ہوئیں، کس دور میں کس قوم کی کیا زبان رہی ہوگی، زبان کی

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ساخت اسکی خصوصیت اسکی تاریخ اسکا تقابل بھی بتاتا ہے۔ غرض زبان کی توضیحی تشریح اور تاریخی انداز میں تحقیق کا نام لسانیات ہے۔

علم زبان کی تاریخ بہت پرانی ہے ویسے تو یونانی علماء بھی علم زبان کے قوائد لکھنے میں پیش بیش رہے ہیں لیکن ہندوستانی زبان دانوں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے علم زبان کے قوائد لکھے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے ۵۰۰ پانچ سو سال پہلے ہی ہندوستان کی سب سے پہلی قوائد کی کتاب یاسک کے ہاتھوں نرکستی کے نام سے لکھی جا چکی تھی۔ جو کہ اب تک کی قدیم کتاب تسلیم کی جاتی ہے لیکن سائنٹینک زبانوں کے علم کی پیداوار کافی بعد کی ہے۔

افلاطون نے اپنے مکالمے CRATYLOS میں اس بات پر زور دیا ہے کہ الفاظ اور معنی کا تعلق فطری یا لازمی ہے یا وضعی اور معنوی۔ا۔ اس کے بعد اس کے شاگرد ارسطو نے بھی زبان کے سائیل پر بات کی ہے لیکن یہ ماہرین جو بھی سوال اٹھائے ہیں ان میں زبانوں کی ابتداء اور ارتقاء کے بارے میں کوئی جواب نظر نہیں آتا۔ زبان کا آغاز کب ہوا؟ لفظ کب بنے انسان اب تک اس سلسلے میں ماضی کی طرح اندھیرے میں بھٹک رہا ہے۔ پانچ سو سال قبل مسیح زبان کے قوائد کی کتاب مشہور ماہر علم زبان یاسک نے نرکتی کے نام سے لکھی اس کے بعد ایک اور کتاب اشٹ ادھیائے کے نام سے لکھی گئی جس کے مصنف پانی تھے۔ ان کا دور ۳۰۰ تین سو سال قبل مسیح کا مانا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ قندھار کے علاقے میں پیدا ہوئے پانی کی ماں کا نام داکشی تھا اس لیے داکشی پتر کے نام سے بھی انہیں یاد کیا جاتا ہے۔

ان کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے PETRSON انہیں حضرت عیسیٰ کے دور کا بتاتا ہے، جبکہ میکس میولر اور ویبر وغیرہ ان کے دور کو حضرت عیسیٰ کے دور سے ۳۵۰ سال پہلے کا تصور کرتے ہیں۔۲۔

انہیں کی طرح ایک اور ماہر زبان پاتنجلی نے بھی قوائد کی کتاب اشٹ ادھیائے کی طرز پر لکھی جو کہ آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ ان تمام کتابوں میں سنسکرت کے قوائد درج ہیں۔ سنسکرت کے بعد آنے والی پراکرتوں پر بھی قوائد کی بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ سنسکرت اس وقت موجودہ سنسکرت سے مختلف تھی کئی زبانیں اس کے پھیلاو میں آتی تھیں۔

اس سلسلے میں ایک اہم نام بہیم چندر کا بھی ہے، یہ کتاب بارہویں صدی عیسوی میں لکھی گئی، اب تک زبان کے قواعد کی کتابیں ہی طرز تحریر میں لائی جا رہی تھیں، زبان کے متعلق مکمل معلومات ہمیں سترھویں صدی میں ملتی ہیں۔

یہ وہ زمانہ تھا جب انگریز تجارت کے غرض سے دوسرے ممالک میں پھیلے اور مختلیف زبانوں سے جب ان کا واسطہ بڑا تجارت کی غرض سے مختلیف زبانیں سیکھیں تو اندازہ ہوا کہ ایک زبان کے الفاظ دوسری زبانوں سے کم یا زیادہ مگر ملتے جلتے نظر آرہے ہیں اسی بات نے انھیں دوسری زبانوں کے قوائد پر اظہار خیال کرنے، انھیں سمجھنے کا موقع دیا۔ اس امر سے پہلے زبان کی ابتدا کو مذہب سے جوڑا جاتا تھا، تمام مذاہب نے اپنی اپنی مذہبی زبانوں کو دنیا کی پہلی زبان گردان لیا تھا۔ اور لوگ یہ سمجھ گئے ہے کہ زبان انسان سیکھا سیکھایا دنیا میں آتا ہے۔ ہرڈر ایک ماہر علم زبان تھا ۱۷۷۲ میں اس نے "Origin of language" کے نام سے مضمون لکھا تھا اس میں اس نے اس اصول سے اختلاف ظاہر کیا کہ زبان خدا کی دین ہے، بلکہ اس نے لکھا اگر زبان خدا کی دین ہوتی تو زیادہ منطق اور مکمل ہوتی رائج شدہ زبانیں اتنی بے ترتیب ہیں کہ خدا کا کام نہیں ہو سکتا۔ اس میں برابر تغیر تبدل ہوتا رہتا ہے۔ مختلف علاقوں میں مختلف زبانیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ انسانوں نے ہی بنائی ہونگی، چونکہ خدا کی بنائی ہوئی کسی بھی چیز میں کوئی بھی غلطی کی گنجائش موجود نہیں اور زبانوں کا اغلاط سے پاک نہ ہونا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ انسانوں کی ایجاد ہے لیکن خدا کی دی ہوئی تکوین کی صلاحیت سے کام لے کر انسان زبان کو اپنے اپنے ذہن کے حساب سے سیکھتا چلا جاتا ہے۔

اٹھارویں صدی میں سنسکرت کے مطالعہ پر مزید توجہ دی گئی، توضیحی لسانیات کا آغاز بھی اسی صدی میں ہوا۔۳۔

سال ۱۷۸۶ لسانیات کی تاریخ میں سنہری لفظوں میں لکھا جاتا ہے اس زمانے میں یورپ کی زبانوں کی جڑ عربی زبانوں سے ملائی جا رہی تھی، ولیم جونس نے ان یورپی زبانوں کو سنسکرت سے وابسطہ کیا اور یہ بھی کہا کہ یونانی لاطنی سنسکرت ایک ہی گروہ کی زبانیں ہیں دونوں کی نہ صرف آواز ایک جیسی ہے بلکہ ابتداء کا دور بھی لگ بھگ ایک ہی ہے۔ یہ تینوں زبانیں بھی کسی دوسری زبان سے نکلی ہیں گویا ولیم جانس نے سنسکرت یونانی اور لاطنی کا ماخذ ایک ہی قرار دیا۔ ولیم جانس کے بعد شلیگل کا نام بہت اہم ہے اس مفکر زبان نے بھی سنسکرت کے مطالبے پر خاصی توجہ دی اس نے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

بتایا کہ سنسکرت اور یورپی زبانیں ایک دوسرے سے کافی ملتی ہیں اگر ہندوستانی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو یورپ میں کئی انقلابی باتیں رونما ہو سکتے ہیں۔

شلیگل کا ایک اور کارنامہ یہ بھی ہے کہ اس نے زبانوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا ایک سنسکرت اور دوسرا غیر سنسکرت گروہ اس کے علاوہ چینی زبان ان دونوں گروہوں سے الگ رکھی، زبانوں کے علم کے سلسلے میں ولیم جانس اور شلیگل کے بعد تیسرا بڑا نام راسک کا بھی ہے، ۱۷۸۷ میں پیدا ہوا اور ۱۸۳۲ میں اس کا انتقال ہوا، اس نے یہ خیال پیش کیا کہ قدیم عہد کی تاریخ کو اگر جاننا ہے تو زبانوں کی تاریخ اور زبانوں کا علم سیکھنا ضروری ہے، راسک مفکر سے متاثر ہونے والا شخص بوب ہے یہ وہی بوب مفکر ہے جس کے خیال میں تمام زبانوں میں سب سے قدیم زبان سنسکرت ہے۔

لسانیات کا جب جب زکر ہو ادو بھائیوں کو ضرور یاد کھا جائے گا، جیکپ گرم اور ولیم گرم ان دونوں کے مطابق زبانیں پہلے درجہ میں داخل ہو کر دوسری اور تیسری منزل کی طرف ضرور بڑھتی ہیں۔ اس کے اسی اصول سے زبانوں کے ارتقا کے عمل کو سمجھنے اور سیکھنے میں مدد ملی۔

لسانیات یعنی زبانوں کا علم ایک ایسا علم ہے جو اپنے اور دوسرے تمام دلچسپ امور کے ساتھ ساتھ فکری پہلو بھی رکھتا ہے۔ انسان کی زبان وہ ماحول وجگہ جہاں پہلی بار انسان رہا حیرت انگیز ہے، اور انسان کا مزاج ومنسلک عادات اطوار یہ تینوں چیزیں ایک جادوانی تکون کی مانند ہیں جن کے زریعے اقوام کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہے۔ کسی بھی قوم کے مزاج پر اس کی زبان پر ماحولیاتی اثرات اثر رکھتے ہیں۔ جیسے ترک قوم کا مزاج ایک سخت اور جنگجو مزاج ہے، ان کے الفاظ کی ادائیگی بھی سخت ہے اور ملک کا موسم بھی سخت ہی رہتا ہے۔ بات اتنی زرا سی ہے کہ ترکی نام ارتغرل کا تلفظ سختی سے حلق کے اندر سے نکلتا ہے۔ اور ترکی میں ارتغرل ہی بولا جاتا ہے مگر پاکستان جیسے نرم موسم کے نرم جو لوگ جو جنگ و دل سے دور ہیں اسے ارتغل بلاتے ہیں۔ قوموں کا ماحول ہی انکے مزاج اور زبان ولفظ کی ادائیگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

اس کا واضح ثبوت آج سے ۱۵۰۰ سال قبل آنے والے آریایوں کا گروہ جب پنجاب، ہندوستان کی زرخیز مٹی سے جڑا تو اپنے آپ کو وہاں کے نرم گرم وحسن پرور موسم میں ایسا ڈھالا ہے، کہ سنسکرت کی سختی تو گئی گئی ساتھ جنگجو مزاج بھی ہوا ہوا ایسا کئی بار ہوا نئے آنے والے آریاء پرانے موجود آریاوں کو نہ صرف پیسا کرتے بلکہ آگے چل کر الفی کے مزاج کے ہو لیتے اور پر پیچ پہاڑوں اور سخت موسموں کو جھیلنے والے آریاء جب سرسبز میدانوں میں

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

پھنچے تو لڑنا بھرنا چھوڑ کر آرام سے بیٹھنا پسند کرتے گئے۔ اپنی آرام طلبی کے لیے معاشرہ کو طبقوں میں تقسیم کیا، برہمن، شودرو بیش، کھشتری اس کا واضح ثبوت ہے۔

علم لسانیات کے ایسے بہت سے راز ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ افشاں ہوتے رہیں گے اب تک کئی ماہر لسانیات زبان کی کافی گھتیاں سلجھا چکے ہیں ایک بڑا ماہر زبان جسے بوپ BOPP کے نام سے دنیا یاد کرتی ہے وہ مشرقی زبانوں کی جڑ تک پہنچنا اس نے سنسکرت کو سب سے قدیم زبان تسلیم کیا ۔۴۔ ساتھ یہ بھی کہا کہ کسی زبان سے وجود میں آئی ہے۔

دنیا کی پہلی زبان کون سی ہے ؟ اس میں اب تک ماہر لسانیات کی کھوج نہیں پہنچ سکی لیکن یہ بات صاف ہے کہ زبان اور انسان کی سوچ کا گہرا تعلق ہے جب انسان سوچتا ہے تو وہ اپنے ذہن میں گفتگو کر رہا ہوتا ہے زبان اسی اندرونی گفتگو کی کھل کر ترجمانی کرتی ہے۔۵۔ یہی قوت گویائی ہی انسان کو جانوروں سے ممتاز رکھتی ہے۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو جانوروں میں بھی قوت گویائی موجود ہے یہ الگ بات ہے کہ اس گویائی کو سمجھنے کی صلاحیت انسانوں میں نہیں ہوتی اس کا واضح ثبوت جانوروں کے گروہ کا ایک ساتھ نکلنا ایک ہی طرف کو جانا۔ اگر ایک جانور پھنس جائے تو دوسرے جانوروں کا انتظار کرنا، شہد کی مکھیوں کا اپنی ملکہ کا حکم ماننا۔ یہی نہیں بلکہ اور بھی پر اسرار نہ سمجھ میں آنے والی گویائی کی صلاحیتیں ہمیں جانوروں میں نظر آتی ہیں گویا عمل گویائی جس طرح انسانوں کے ساتھ ہے اسی طرح اگر نہیں تو کم از کم سطح پر ہمیں جانوروں میں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ اور یہ ضروری بھی نہیں کہ صرف آوازوں کو ہی زبان کا نام دے دیا جائے زبان دراصل ایسی لفظی آوازیں ہیں جن کے زریعے مفہوم سے آگاہی ممکن ہوتی ہے، آوازیں تو انسان محنت کرتے وقت بھی نکلتا ہے، جیسے آہ ۔ واہ۔ تف وغیرہ لیکن یہ آوازیں زبان نہیں ہوتی ہیں اسی طرح جانوروں کی آوازوں کو بھی زبان کے زمرے میں نہیں کہا جاتا لیکن جانوروں کی بولیوں ان کے انداز اطوار سے ہمیں بہت کچھ سوچنے کا موقع ملتا ہے۔٦۔

زبان کیا ہے ؟ یہ جاننے کے لیے توضیحی یا تشریحی لسانیات کو جانا جاتا ہے اور زبان کیوں ہے یہ جاننے کی لیے لسانیات کو تاریخ کے تناظر میں جانا جاتا ہے۔۷۔ زبان کی اقسام پر اگر بات کی جائے تو معنی کے حساب سے مقام کے حساب سے زمانے، ساخت، فرق اور مشابہت کے حساب سے اس کی مختلف اقسام بتائی گئی ہیں۔ مختلف مفکروں کا خیال ہے کہ زبان کی ابتدا مختلف ناموں سے ہوئی ابتدا میں زبانیں چند محدود الفاظ تک محدود تھیں بعد میں لفظوں کی تعداد میں اضافہ ہوا لوگ پہلے گفتگو نہیں کرتے تھے بات کرنے کے بجائے وہ اپنی حرکات، سکنات سے بہت سے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

مفہوم کی وضاحت کرتے تھے پھر زبان کا ارتقاء آہستہ آہستہ ہوا زبانوں میں اختلاف یہ بتاتا ہے کہ سب زبانوں کی جڑ کوئی ایک زبان نہیں رہی ہو گی مختلف زبانیں اول اول مختلف جگہوں سے وجود میں آئی ہو نگی۔ الغرض دنیا کی پہلی زبان پر تحقیق ابھی اپنے ابتدائی مراحل کو بھی نہیں پہنچی ہے۔

مگر دنیا میں جو زبانیں موجود ہیں اور جو ناپید ہو چکی ہیں ان پر تحقیق کے بعد محققین نے زبانوں کو ۳ گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔۸۔۸

۱۔ہندیورپی ۲۔سامی حامی ۳۔تورانی

لیکن اگر زبان کے خاندان کا ذکر کیا جائے تو کل آٹھ خاندان بنائے گئے بس

۱۔سامی خاندان ۲۔ہند چینی ۳۔ڈراوری ۴۔مونڑا ۵۔افریقہ کی بانتوزبانیں

۶۔امریکی زبانوں کا خاندان ۷۔ملایائی خاندان ۸۔ہندیورپی خاندان

ساسی زبان کے گروہ کی زبانیں سام بن نوح سے جوڑی جاتی ہیں اس گروہ کی زبانوں میں عبرانی زبانیں بھی شامل ہیں۔

جبکہ بند چینی گروہ میں چینی، ہمالیہ برمی زبانیں آتی ہیں تبتی زبان بھی گروہ میں شمار کی جاتی ہے، دڑادڑی زبانیں وہی زبانیں ہیں جو جنوبی ہند اور بلوچستان میں بولی جاتی ہیں تلنگی تامل ملیالم اور کڑی زبان اہم ہے۔ جوتھا اور اہم گروہ اس زبان کے گروہ پر مشتمل ہے جو مونڑا زبانوں کا گروہ کہلاتا ہے اس میں وحشی قبائل اور پہاڑی علاقوں کی زبانیں شامل ہیں افریقہ کی بانتوزبانوں کے گروہ میں افریکی لوگوں کی زبانیں شامل ہیں۔

امریکی گروہ میں اصل امریکی باشندوں کی زبانیں شامل ہیں، جب کہ ملایا کے گروہ میں ملایا اور اردگرد ملایا چینی زبانیں بھی شامل ہیں اب جو آخری نمبر ہے وہ آٹھواں نمبر ہے اس گروہ میں بندیورپی زبانوں کا گروہ شامل ہیں۔۹

تقابلی اور تاریخی لسانیات کی بنیادی سنسکرت، یونانی اور لاطینی ہی کے تجزیاتی مطالعے پر استوار ہیں۔۱۰۔

اس گروہ کی زبانیں سب سے قدیم اور زیادہ بولی جاتی ہیں ہندیورپی گروہ دنیا میں بولی جانی والی زبانوں کا سب بڑا گروہ ہے یورپ کی زبانیں اسی گروہ سے تعلق رکھتی ہیں اس گروہ میں شامل زبانوں میں ایک مشابہت پائی جاتی ہے۔ اس مشابہت کی بنا پر لسانیات نے نیا موڑ لیا تھا۔ برصغیر میں بولی جانے والی اردو زبان بھی بندیورپی کی شاخ

ہند آریائی سے نکلی ہے۔ ہند یورپی زبان کے گروہ کی ایک طویل تاریخ ہے جس نے برصغیر پہنچتے پہنچتے بہت سے لسانی خاندان ایجاد کیے ہندوستان میں یہ سلسلہ ۱۵۰۰ سال قبل مسیح سے شروع ہوتا ہے اور اگر مزید پیچھے جائیں۔

تو یہ گروہ شان تھین کے پہاڑوں سے نکلے یہ ایک قدیم ترین لسانی سلسلہ ہے۔ اس لسانی خاندان نے ساری دنیا کی تہذیب کو امتیازی حیثیت دی اس کی مدد سے غیر معمولی طور پر دوسری زبانوں نے بھی نمو حاصل کی۔ ہند یورپی بولنے والوں کا گروہ ایشائے کو چک کے پہاڑوں سے چل کہ ادھر ادھر پھیلتا رہا۔ لیقم کے مطابق ہند یورپی گروہ گا گڑھ یورپ ہوگا۔ جب کہ کچھ مفکرین کے خیال میں ہند یورپی گروہ مشرق یورپ کے کسی مقام سے پھیلا دڑادڑی اور آسٹرک زبانوں کے علاوہ اشیا کی تمام اہم زبانیں ہند یورپی ہی کی زبانیں ہیں۔۱۱۔ اس ہند یورپی سے ہی یونانی۔ لاطینی۔ سنسکرت اور ایرانی بولیاں وجود میں آرہی ہیں ولیم جانس نے یونانی لاطینی اور سنسکرت کو ایک ہی گروہ کی زبانیں قرار دے کر ان تینوں زبانوں کو بھی کسی دوسری زبان سے نکلنا گردانا ہے۔

ہند یورپی نسلوں اور صدیوں کا سفر کر کے ہند ایرانی اپنے وجود سے نکالتی ہے۔ اور ہند ایرانی ہند آریائی کو ارتقاء کی منزلیں طے کراتی نظر آتی ہے، ہند یورپی بولنے والے جب ۲۰۰۰ سال قبل مسیح پہلے ایران پہنچے تو اس گروہ نے کئی ایرانی بولیاں ایجاد کیں پھر یہی گروہ آج سے ۱۵۰۰ سال قبل مسیح ہندوستان پہنچتا ہے اور وہاں بھی زبانوں کے مزید گروہ بناتا ہے۔

جسے قدیم ہند آریائی وسط ہند آریائی اور جدید ہند آریائی کا نام دیا جاتا ہے ہند یورپی خاندان کو مختلف گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔۱۲۔۱۲

۱۔ہند ایرانی	۲۔ آرمینی	۳۔یونانی	۴۔البانوی
۵۔اطالوی	۶۔بالٹوسلائی	۷۔ٹیوٹانی	۸۔کیلٹک

ہند یورپی کی ایک شاخ ہند ایرانی آگے چل کر ہندوستان میں ہند آریائی بن رہی ہے یہ گروہ نہ صرف تمام مشرقی زبانیں ایجاد کرتا چلا آرہا تھا بلکہ موجودہ زبانیں جو اس گروہ نے ایجاد کی ہیں وہ آج بھی زندہ جاوید ہیں۔

ہند یورپی کے خاندانوں میں مندرجہ ذیل خاندان بہت مشہور ہیں:

۱۔البانی ۲۔ آرمینی ۳۔ہلینک ۴۔بالٹوسلاوک ۵۔کیلٹک ۶۔ اٹالک ۷۔جرمانی

درج ذیل سطور میں ان کے بارے میں کچھ اہم معلومات مذکورہ ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۱۔ جرمانی:۔ جرمانی خاندان بھی تین حصوں پر مشتمل ہے۔

شمالی۔ مشرقی۔ مغربی۔

زبانوں میں جرمانی زبانوں کے جرمانی خاندان کا قدیم ترین ریکارڈ اسیکنڈینیوی کتبوں کی صورت میں دریافت ہوا۔

۲۔ اٹالک:۔ اس خاندان میں لاطینی زبانیں آتی ہیں اٹلی کی بولیاں بھی لاطینی زبان میں ہی رچ بس گئی ہیں یورپ میں لاطینی آج بھی اہم ہے۔

۳۔ کیلٹک:۔ کیلٹک زبان زیادہ وسیع نہیں رہی ہے، یہ آئیر لینڈ سے ایشائے کوچک تک بولی جاتی تھی۔ اب کیلٹک اقوام کے زوال کے بعد یہ زبان بھی زوال پزیر ہے۔

۴۔ بالٹوسلاوی:۔ قدیم پروشین زبان۔ لھتونی زبان۔ لیٹش زبان اس خاندان کی اہم زبانیں ہیں اب بھی موجود ہیں اور ارتقاپزیری میں ہیں۔

۵۔ آرمینی:۔ یہ ترکی کے مشرق اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں بولی جاتی ہے اس زبان میں فارسی الفاظوں کی کثرت ہے اور کچھ یارتھین زبان کے الفاظ بھی شامل ہیں، جنگوں کے زمانے میں فرانسیسی لفظ کی شمولیت سے یہ زبان اور بھی مظبوط ہو چکی ہے۔

۶۔ قدیم یونانی زبانیں:۔ تاریخی لسانیات کی بنیادیں تیں زبانوں تین زبانوں پر استوار ہیں،
سنسکرت، یونانی، لاطینی، اس سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہندیورپی دور میں یونانی زبان کو کیا مقام حاصل ہے۔

ہند یورپی سے نکلنے والی شاخ ہند ایرانی کو بھی کئی گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس کی ایک شاخ ہند آریائی ہے برصغیر کی موجودہ زبانوں کے بارے میں جاننے کیلیے ہند آریائی زبانوں کا مطالعہ ناگزیر ہے ہند آریائی زبانوں کا سلسلہ آریاؤں کی ۱۵۰۰ سال قبل مسیح پہلے برصغیر میں آمد سے شروع ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ ویدک عہد سے شروع ہو رہا ہے، ہندوستان میں آکر آریا قوم ہندوستان کے مختلف خطوں میں پھیلتے گئے، کہا جاتا ہے کہ یہ ابتدا میں چھوٹے چھوٹے گروہوں میں آباد ہوئے تھے ہندوستان ایک زرخیز ملک ہے آریا تبت سے آکر یہاں ایسے پھیلے کے یہیں کے ہو کر رہے گئے۔ ان کا اصل وطن وسط ایشا تھا جب ان کے گروہ کا قیام ایران میں ہوا تو اس گروہ کو ہند ایرانی کہا گیا، جب ہندوستان پہنچے تو اس گروہ کو ہند آریائی کا نام دی گیا ایران میں یہ گروہ ۲۰۰۰ ہزار سال تک مقیم رہا ۔ یہاں اس گروہ نے اور بھی کئی زبانیں ایجاد کیں۔۱۳۔ آج سے ۱۵۰۰ سال قبل مسیح جب یہ گروہ ہندوستان پہنچا تو

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

یہاں نرم گرم موسم میں بہت سے لوگ آباد تھے۔ ڈراوڑوں سے بھی پہلے یہاں پروٹو آسٹرک۔ نگراٹڈ اقوام کے لوگ بھی موجود تھے۔ اور آریائی یہاں صرف ایک بار ہی نہیں آئے بلکہ وقفے وقفے سے آتے رہے نئے آنے والے آریا سے ڈر کر پرانے آریا دور ہوتے گئے لڑائی کا مزاج ترک ہوتا گیا شائید ہندوستان کے مدھرہ موسم کی آو بھگت نے جنگجو آریائی کو بھی اپنا دیوانہ بنا کر امن وسکون کے گیت گانے پر مجبور کر دیا تھا، اور وہ آریا کہ کٹریل چٹانوں نے جن کے دلوں جسموں کو مظبوط کیا ہوا تھا جیسے ہی نرم گرم وادیوں میں گئے نفرت بھولتے گئے اور نئے آنے والے آریاوں سے بھاگتے رہے، ۶۰۰ سال قبل مسیح سے آریائی زبانوں نے غیر آریائی زبانوں کو دبانا شروع کر دیا ان کی زبانوں پر ڈراوڑی زبانوں کا بھی خاص اثر ہوا جب بھی کوئی نئے آریاں کی قوم آتی تو پرانے آریائی جنوب کی طرف ہجرت کر جاتے تھے لیکن چونکہ سبھی کا جانا ممکن نہیں ہوتا اس لیے ان کی نسل کو یہاں بھی بڑھاوا ملا ہو گا۔ ۱۴۔

پہلے پہل آنے والے آریاوں نے اپنی زبان کی بہت حفاظت کی اپنی سنسکرت کو ڈراوڑوں سے ملنے نہ دیا اسی لیے یہ قدیم سنسکرت زبان کے بعد میں آنے والے آریاوں کے ساتھ آنے والی سنسکرت زبان وہاں کی مقامی زبان سے مل کر نئی نئی زبانوں کو ایجاد کرنے کا پیش خیمہ ثابت ہوئی، دڑاوری زبانوں کے ساتھ مل کر سنسکرت جس تیزی سے زبانیں ایجاد کر رہی تھی اس ارتقائی تیز رفتاری کے باعث لسانی گروہ بھی تشکیل دینے میں آسانی رہی علمائے زبان نے اس ہند آریائی زبانوں کی تبدیلیوں یا ارتقا کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے ان حصوں سے زبان کی نہ صرف تاریخی سلسلوں کو آسانی سے دیکھا جاسکتا ہے بلکہ اس دور کی معاشرتی روایات پر بھی گہری نظر کی جاسکتی ہے۔ ہند آریائی زبان کو تین گروہوں میں تقسیم کیا گیا۔

۱۔ قدیم ہند آریائی ۱۵۰۰ سال قبل مسیح سے ۶۰۰ سال قبل مسیح سے پہلے

۲۔ وسط ہند آریائی ۶۰۰ سال قبل ۱۰۰۰ سے عیسوی تک

۳۔ جدید ہند آریائی ۱۰۰۰ سالوں سے موجود ہدور تک۔ ۱۵۔

محی الدین زور صاحب نے تین آریائی دوروں کے نام ویدی سنسکرت، پراکرت اور بھاشا کے دور رکھتے ہیں۔ ۱۶۔

پہلا دور قدیم ہند آریائی ادبی سنسکرت کا دور کیلا تا ہے۔ یہ ۹۰۰ برس کا دور ہے۔ اس میں ویدک دور بہت اہمیت رکھتا ہے۔ سنسکرت کے دو حصے ایک ادبی سنسکرت اور دوسرا ویدک سنسکرت اس دور کی نمایاں خصوصیات ہیں ادبی سنسکرت میں سنسکرت کے قوائد پر مشتمل کتابیں بھی شامل ہیں، جو یاسک۔ اور پانی نی نے لکھی تھیں وہ اس دور کے ماہرین تھے انھوں نے سنسکرت زبان کے قوائد لکھے۔ دوسری سنسکرت وہ سنسکرت تھی جو عوام سے انکی بولی سے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

قریب ہو رہی تھی یہ ویدک سنسکرت تھی جو دوسری زبانوں کے اثرات نہ صرف لے رہی تھی بلکہ دوسروں زبانوں کو اپنا سرمایہ سونپ بھی رہی تھی۔ ۱۷

یہی ویدک سنسکرت پراکتوں سے قریب ہو کر عام بول چال کیلیے استعمال ہونے لگی۔ ۱۷۔

قدیم ہند آریائی کا زمانہ گوتم بدھ کا زمانہ بھی کہلاتا ہے، گوتم بدھ نے اپنے خیالات عوامی زبان میں پیش کیے۔ یہ ایک خاص زبان تھی جس میں آریاوں اور دیسی زبانوں کا میل جول تھا۔ یہی پہلی پراکرت تھی اس کو پالی بھی کہا جاتا ہے۔ بدھ مذہب کی مذہبی کتابوں میں اور اشوک کی کتبوں تختیتوں میں بھی یہی زبان ملتی ہے۔ ۱۸۔

قدیم ہند آریائی کے بعد ایک دور وسطی ہند آریائی کا آتا ہے اس دور کو اب بھرنش دور بھی کہا جاتا ہے وسطی ہند آریائی اب بھرنش دور ہند آریائی زبانوں کا یہ دوسرا دور ۶۰۰ قبل مسیح سے لے کر تقریبا ۱۰۰۰ عیسوی تک جارہاہے اس دور میں نہ صرف یہ کہ ابھیر قوم برصغیر میں داخل ہوتی ہے بلکہ عرب کے مسلمان بھی تجارت کی غرض سے برصغیر میں اپنی زبانوں کا عمل دخل پھیلا رہے ہیں یہ دور آریائی زبانوں کے حساب سے بہت اہم دور ہے۔ اس دور میں پراکرتیں اپنا کردار بخوبی ادا کر رہی تھیں اور مختلف زبانوں کو بنانے میں اہم کردار ادا کر رہی تھیں سونے پر سہاگہ کہ اب بھرنش زبان بھی مل کر نئی زبان تخلیق کرتی نظر آتی ہے۔ شورینی ابھرنش جب پراکرت سے مل رہی ہے تو شورینی اب پراکرت ایجاد کر رہی ہے۔ یعنی قدیم اردو کا آغاز اسی دور سے ہی ہو رہا تھا۔ ابھرنش زبان دراصل ابھیر قوم کی زبان تھی جو ہرات اور قندھار میں رہائش پزیر تھی، مہابھارت میں مہابھاسیا میں بھی انکا ذکر ہے یہ قوم برصغیر میں داخل ہوئی سمندر گبت ۳۸۰ تک اس قوم کو مغلوب بھی کر چکے تھے یہ لوگ براعظم شمال مغرب کی طرف سے پنجاب میں آئے اور پھر وسطی ہند تک پھیل گئے اور چوتھی صدی عیسوی تک دکن میں بھی پہنچ گئے، ابھرنش زبان اب عام ہو رہی تھی، ڈراموں میں شاعری میں اس کا استعمال عام تھا۔ کالی داس نے بھی یہی زبان استعمال کی ۔۱۹۔ یہ ابھیر قوم اپنی زبان ابھرنش کے ساتھ جہاں جہاں جاتی وہیں قدیم اردو ایجاد ہو رہی ہوتی وہ چاہے دکن ہو یا پنجاب ملتان ہو یا سندھ جو صوفیا کرام کے ملفوظات پائے جاتے ہیں وہ اسی قدیم اردو کی طرف مزید اور ایک قدم نظر آتے ہیں ڈاکٹر جمیل جالبی کے بقول برعظیم کی جدید آریائی زبانیں سنسکرت سے نہیں نکلی ہیں سنسکرت قدیم زمانے کی کسی بولی کی ترقی یافتہ شکل ہے رگ وید کی زبان عہد عتیق کی زبان ہے۔ قدیم ویدک بولیاں بھی پراکرت بن کر سامنے آئیں اس طرح جدید زبانیں سنسکرت سے نہیں نکلیں بلکہ سنسکرت اور جدید زبانیں بھی کسی اور زبان سے نکلی ہیں۔ قدیم ویدک بولیاں پراکرت بھی دڑاوری زبانوں سے مل کر بنیں یہ پراکرتیں ابھرنش

زبان کے ساتھ مل کر دوسری زبانیں بناتی نظر آئیں کوئی پیساچی ابھرنش کوئی شور سینی ابھرنش اور کوئی ماگدھی ابھرنش بنائی نظر آتیں ہیں۔۲۰۔

اس وسطی دور کو پراکرت کا دور بھی کہا جاتا ہے اس وسطی دور میں اب بھرنش زبان قبول عوام ہو رہی ہے اسی اب بھرنش کی ایک شاخ شورسینی اب ابھرنش سے ہی اردو کا آغاز ہو رہا ہے۔ کچھ مفکرین اردو ادب اردو زبان کو سنسکرت سے بھی جوڑتے ہیں کچھ کا کہنا ہے کہ اردو زبان ابھرنش کی پیداوار ہے اور ابھرنش ان پراکرتوں کی جو اس وقت کی ویدک بولیوں سے پروان چڑھ رہی تھیں۔

کچھ مفکرین کا خیال ہے کہ اردو زبان کا آغاز مسلمانوں کی آمد سے ہوا۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو کوئی بھی زبان ایسے ہی وجود میں نہیں آجاتی اس کے آغاز میں کئی اور زبانوں کا بھی ہاتھ ہوتا ہے جس طرح انگریزی زبان کے آغاز میں فرانسی کا فارسی کے آغاز میں عربی کا اسی طرح اردو زبان کے آغاز میں بھی کئی اور زبانوں کا ہاتھ رہا ہے اب ابھرنش جب پراکرتوں سے ملی تو اردو کا آغاز ہونا شروع ہوا لیکن پراکرتوں کا آغاز انھی ویدک زبانوں سے ہوا جو دڑاوری اور سنسکرت سے ملیں

یہاں یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ ایک زبان نے دوسری زبان کو سہارا دیا اور زبانوں کی بہت سی ہمجولیاں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اوپر اٹھیں، پشاچی ناگر اب بھرنش آپ ناگر اپ بھرنشی، اور ابراچڈ اب ابھرنش یہ قدیم بولیاں اس دور کی بولیاں ہیں جو آج بھی ہندوستان میں بولی جاتی ہے۔۲۱۔

یعنی یہ وہ دور ہے جب تمام پراکرتیں اب ابھرنش زبانوں میں لکھی جارہی تھی اس دور کے بعد ایک اور اہم دور جدید ہند آریائی دور آتا ہے جس کا سلسلہ ہزار عیسوی سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن اس سے بھی پہلے ۷۱۲ عیسوی میں مسلمان جن کا تعلق عرب سے تھا وہ سندھ کے راستے ہندوستان میں داخل ہوئے اور نہ صرف سندھ کو فتح کرتے ہیں بلکہ ان کے بعد آنے والے بہت سے مسلم حکمرانوں نے ہندوستان پر اپنی حکومت کی ۷۱۲ سے بھی پہلے یہاں عرب مسلمان کے تجارت کی غرض سے مالا بار ساحلوں پر رہا کرتے تھے ان کے خاندان آباد تھے اور یہ بھی تاریخوں میں درج ہے کہ صوفیاء ۷۱۲ سے بھی پہلے ہی ہند میں اپنے اپنے طریقے سے اسلام کو بھیلا رہے تھے۔ دین حق کی اشاعت کر رہے تھے، ۷۱۲ کے بعد ۱۰۰۰ عیسوی میں محمود غزنوی نے برصغیر پر حکومت کی پھر خلجی آگئے، تغلقوں نے حکومت کی آئی، قطب الدین ایبیک خاندان غلامہ غرض ۱۸۵۷ تک ایک لمبی تاریخ رقم ہے نہ صرف برصغیر کی تقدیر بدلی بلکہ تہذیب اور زبان میں بھی تبدیلی ہوتی رہی۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

الغرض جدید ہند آریای دور میں برصغیر کی زبانوں پر مسلمانوں نے بھی اپنی زبانوں کے الفاظ کے اثرات چھوڑے ہیں اور یہ اردو زبان جو اب ابھر نش کی شورینی شاخ سے نکل رہی تھی عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کے اثرات لیکر مکمل طور پر ادبی زبان بن گئی تھی۔

یہ وہ زبان ہے جس پر قدرت کی عنایتیں خود بخود ہوتی رہیں اور ہر دور چاہے وہ حکومت کیلیے زوال پزیر ہو۔ رعایا کو لے ڈوب رہا ہو مگر اردو زبان کو غمو دیتا رہا اور حادثات کی رو میں بہد کر یہ زبان حیات جاودانی حاصل کرتی رہیں۔

جدید ہند آریائی دور:

یہ دور ہزار عیسویں سے اب تک کا دور ہے اس دور میں ۱۰۰۰ء سے لے کر ۱۸۵۷ تک کی حکومتوں کے سائے تو ہیں ہی مگر آگے بھی جدید ہند آریائی زبان کی عمر لے کر جو بھی زبانیں ارتقا پزیر ہوئیں سب کے ازکار موجود ہیں۔

سنسکرت کے ساتھ جو زبانیں جڑی ہوئی ہیں وہ یہ ہیں انھیں آریائی مشرقی زبانیں بھی کیا جاتا ہے

سنسکرت، ماگوھی، پنجابی، اڑیا، ہندی بھاشا، نیپالی، پالی، شورینی، ملتانی، بیاری آروز، سنگھالی، پراکرت، کشمیری، سندھی، برنالی، آسامی، گجراتی، راجھستانی، مراہٹی، کوہستانی۔ ۲۲۔

اور مغربی آریائی خاندان کو دیکھا جائے تو وہ یہ ہیں۔

ہیلک، ایٹک، کلٹک، ٹیوٹانک ان کا تعلق بھی آریائی سنسکرت سے ہے۔ غرض کچھ ماہر علم لسانیات نے زبانوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے

آریائی، سامی اور تورانی۔

اس میں جتنی ترقی یافتہ یورپی اور مشرقی زبانیں آرہی ہیں یہ سب سنسکرت، یونانی، لاطینی کی پیداوار ہیں اور یہ تینوں قدیم زنانیں بھی کسی ایک زبان سے وجود میں آئی ہیں جہاں تک اردو زبان کا تعلق ہے جو جدید ہند آریائی دور کی سب سے اہم زبان ہے اس کا تعلق بھی آیرائی سے ہی بتایا جاتا ہے سنسکرت بھی اپنے انداز کئی زبانوں کا نچوڑ رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں مختلف ماہرین کا مختلف خیال ہے کسی لیکن جدید ہند آریائی دور میں جو زبان سے اہم ہے جس نے برصغیر میں کافی ترقی کی وہ اردو زبان ہے۔ جو اپنی مثال آپ ہے۔ وہ چاہے ابھیروں کا دور ہو یا مسلمانوں کا، انگریزوں کا دور ہو یا شرمینوں ہندوں کا ہر دور میں برصغیر کی مٹی نے اردو زبان کو علم وادب کے میدان میں تنہا نہیں

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

دیکھا۔ اس زبان نے ہر دور کو اپنا دم ساز اور ہر دشمن کو اپنے لیے بقائے دوام بنایا ہے۔ یہ ہر دور میں پھلی پھولی اور آج تک پھل پھول رہی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ لسانیات اور اردو سید محمود الحسن رضوی ص ۳ ۳۳
۲۔ ایضاً ص ۳۴
۳۔ ایضاً ص ۳۶
۴۔ ایضاً ص ۳۶
۵۔ ہندوستانی لسانیات سید محی الدین قادری زور، ص ۲۸
۶۔ زبان اور علم زبان عبدالقادر سروری ، ص،۱۷
۷۔ اردو لسانیات ڈاکٹر شوکت سبزواری ، ص،۵
۸۔ اردو لسانیات پروفیسر صفدر علی، ص، ۱۷۶
۹۔ ایضاً، ص،۱۸۸
۱۰۔ ایضاً، ص،۱۹۴
۱۱۔ لسانیات اور اردو ڈاکٹر محمود الحسن رضوی، ص،۱۰۰
۱۲۔ ایضاً، ص،۱۰۲
۱۳۔ ایضاً، ص،۱۰۹
۱۴۔ ایضاً، ص،۱۰۹
۱۵۔ ایضاً، ص،۱۰۱
۱۶۔ ایضاً، ص،۱۰۱
۱۷۔ ایضاً، ص،۱۰۱
۱۸۔ ایضاً، ص،۱۱۱
۱۹۔ تاریخ ادب اردو ڈاکٹر جمیل جالبی، ص،۱۶
۲۰۔ ایضاً، ص،۱۷

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۲۱۔ لسانیات اور اردو محمود الحسن رضوی، ص،ز،۱۱۵

۲۲۔ اردو لسانیات پروفیسر صفدر علی، ص، ز،۳۵۷